بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۲ جمادی الاول ۱۳۸۹ھ ۔ ۱۸ وفا ۱۳۴۸ہش ۔ ۱۸ جولائی ۱۹۶۹ء	نمبر ۱۶۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دُعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدِّ نظر رکھے

تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کی صورت میں بابِ استجابت کھولا جاتا ہے

"یہ ایک سچا اور یقینی امر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سُنتا ہے اور انکو قبولیت کا شرف بخشتا ہے مگر ہر رطب و یابس کو نہیں کیونکہ جوشِ نفس کی وجہ سے انسان انجام اور مآل کو نہیں دیکھتا اور دعا کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ جو حقیقی بہی خواہ اور مآل بین ہے اُن مضرتوں اور بد نتائج کو ملحوظ رکھ کر جو اس دعا کے تحت میں بصورت قبول داعی کو پہنچ سکتے ہیں اُسے رد کر دیتا ہے۔ اور یہ رد دعا ہی اس کے لئے قبولِ دعا ہوتا ہے۔ پس ایسی دعائیں جن میں انسان حوادث اور صدمات سے محفوظ رہتا ہے اللہ تعالیٰ قبول کر لیتا ہے مگر مُضر دعاؤں کو بصورتِ ردّ قبول فرما لیتا ہے۔ مجھے یہ الہام بارہا ہو چکا ہے اُجِیْبُ کُلَّ دُعَآئِکَ۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ ہر ایک ایسی دعا جو نفس الامر میں نافع اور مفید ہے قبول کی جائے گی۔ مَیں جب اس خیال کو اپنے دل میں پاتا ہوں تو میری رُوح لذت اور سرور سے بھر جاتی ہے جب مجھے یہ اوّل ہی اوّل الہام ہوا تو قریباً پچیس یا تیس برس کا عرصہ ہوتا ہے تو مجھے بہت ہی خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ میری دعائیں جو میرے یا میرے احباب کے متعلق ہوں گی ضرور قبول کرے گا۔ پھر مَیں نے خیال کیا کہ اس معاملہ میں بُخل نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ یہ ایک انعامِ الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے متقین کی صفت میں فرمایا ہے وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ۔ پس مَیں نے اپنے دوستوں کے لئے یہ اصول کر رکھا ہے کہ خواہ وہ یاد دلائیں یا نہ یاد دلائیں۔ کوئی امر خطیر پیش کریں یا نہ کریں اُن کی دینی اور دُنیوی بھلائی کے لئے دعا کی جاتی ہے۔

مگر یہ بات بھی بحضور دل سُن لینی چاہیئے کہ قبولِ دعا کیلئے بھی چند شرائط ہوتی ہیں اُن میں سے بعض تو دعا کرنیوالے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدِّ نظر رکھے اور اس کے غناء ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے اور صُلحکاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنا لے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے تو ایسی صورت میں دعا کے لئے بابِ استجابت کھولا جاتا ہے اور اگر وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اور اُس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے تو اسکی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سدّ اور چٹان ہو جاتی ہیں اور استجابت کا دروازہ اس کے لئے بند ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل، صفحہ ۱۰۷-۱۰۸)

اخبارِ احمدیہ

● مری سے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب تار موصولہ ۱۷ وفا کے ذریعہ مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تو بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے لیکن حضرت بیگم صاحبہ موصوفہ کی طبیعت گردہ میں تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل و کرم سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

● امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب رقم فرماتے ہیں کہ:۔

"محترم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی سابق مربی سلسلہ احمدیہ ان دنوں زیادہ بیمار ہیں لاہور ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی شفایابی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔"

● ہمارا سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے اور اس کے ابتدائی انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ خدام سے سالانہ اجتماع کا چندہ وصول کر کے سالانہ اجتماع سے قبل ہی مرکز کو ارسال کر دیں۔ رقوم بنام مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ارسال کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

● اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بڑے بھائی مکرم سید منور احمد صاحب کو ۱۱ جولائی ۱۹۶۹ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سید عبد الغفور عطا صاحب کا پوتا حضرت سید میر مہدی حسن صاحبؓ کا پڑپوتا اور مکرم شیخ عباد الرحمٰن صاحب کپور تھلوی کا نواسہ ہے۔

بزرگانِ سلسلہ سے التجا ہے کہ وہ نومولود کے لئے نیک، صحت والی اور خدمتِ دین کرنیوالی لمبی عمر عطا ہونے کی دعا فرمائیں۔

(خاکسار سید اظہر احمد ۸۱ فلیمنگ روڈ۔ لاہور)

● جن مجالس خدام الاحمدیہ نے ماہِ جون کا چندہ ابھی تک نہیں بھجوایا وہ چندہ کی رقم جلد از جلد مرکز کو ارسال کر دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی صحت کی اطلاع

احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۷ وفا۔ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ آپ کل سے دل پر بوجھ محسوس فرماتے ہیں۔ گزشتہ رات دوا دینے کے باوجود نیند بالکل نہیں آئی۔ صبح کچھ وقت کے لئے آنکھ لگی۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ دراز سے دراز تر عمر دے اور آئندہ ہر قسم کی تکالیف سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ ۔ وفا ۱۳۴۸ھش

اِسلامی مُعاشرہ

(۳)

خلافتِ اسلامیہ کے متعلق جو باتیں ہم نے پہلے بیان کی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلامی حکومت کی صحیح صورت خلافتِ الٰہیہ ہے اور خلیفہ کا انتخاب اللہ تعالیٰ ہی اپنے نیک بندوں کے ذریعہ کراتا ہے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے :۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ
قَبْلِھِمْ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ
وَ لَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا
یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَ مَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ۵ (النور : ۵۶)

(ترجمہ) اللہ (تعالیٰ) نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسبِ حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے، وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دئے جائیں گے۔

اس سے ظاہر ہے کہ خلافت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیک لوگوں کو بطور انعام کے ملتی ہے۔ چونکہ خلفاء انبیاء علیہم السلام کے مشن کی تکمیل کرتے ہیں اس لئے ان کی رہنمائی بھی خود اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ اس سے واضح ہے جیسا کہ ہم نے گزشتہ اداریوں میں بتایا ہے کہ اسلامی اخلاق کی بنیاد تقوےٰ پر ہے۔ اسلامی اخلاق کے ہی مظاہرہ سے اسلامی معاشرہ ظہور پذیر ہوتا ہے اور اس معاشرہ میں حکومتِ الٰہیہ یعنی اسلامی حکومت قائم ہو سکتی ہے۔ ورنہ یہ کسی ایسے معاشرہ پر ٹھونسی نہیں جا سکتی جس کے اکثر ارکان تقوی اللہ سے عاری ہوں۔ الغرض جب تک اسلامی اخلاق کی بنیادوں پر اسلامی معاشرہ برپا نہ ہو اسلامی حکومت کے خواب دیکھنا کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا بلکہ باعثِ فتنہ و فساد ہوتا ہے اور اس کی مثالیں ہم اس زمانہ میں دیکھتے ہیں کہ بغیر اسلامی اخلاق کے بنیادوں پر معاشرہ برپا کرنے کے جہاں جہاں بھی کسی فرد یا جماعت نے اسلامی قانون ٹھونسنے کی کوشش کی ہے اس نے لازمًا مروجہ زمانہ "ازموں" کے طریق کار کو اپنایا ہے اور بری طرح ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہاں ایسا سوشلزم جس کی بنیاد دہریت پر ہے بالفعل والقوی قابض ہو گیا ہے۔ عرب ممالک میں یہی نتیجہ برآمد ہوا ہے۔ انڈونیشیا میں تو لاکھوں مسلمان اسلام چھوڑ کر عیسائیت کی جھولی میں جا پڑے ہیں۔ حال ہی میں سوڈان میں بھی یہی حال ہوا ہے سوشلزم برسرِ اقتدار آ گیا ہے اور اخوان المسلمین نہ صرف بے دست و پا ہو کر رہ گئے ہیں بلکہ سوشل حکومت ان کا صفایا بھی کر رہی ہے اور ان کا نام و نشان مٹا دینا چاہتی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ جہاں جہاں اسلام کے نام پر کوئی سیاسی پارٹی اسلامی قانون نافذ کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اس نے اپنے ملک کے معاشرہ کا صحیح مطالعہ نہیں کیا اور بغیر یہ جانچنے کے کہ لوگوں کی ذہنیت کیا رخ اختیار کر چکی ہے بالجبر حکومت پر قبضہ کر کے اسلامی قانون کا نفاذ کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ لوگ خواہ مسلمان ہی کہلاتے ہوں اور بظاہر اسلامی قانون کے خواہش مند ہی کیوں نہ نظر آتے ہیں لیکن چونکہ ان میں وہ تقوی اللہ موجود نہیں جو اسلامی اخلاق اور اس کے نتیجہ میں اسلامی معاشرہ پیدا کرتا ہے اس لئے مادہ پرستی کی قوتیں جو اندر ہی اندر کام کر رہی ہیں یکدم اٹھ کھڑی ہوتی ہیں اور کمزور دل اسلامی معاشرہ کو خس و خاشاک کی طرح جلا کر رکھ دیتی ہیں۔

(باقی)

آئیں اس سمت کہ ہم شمعِ ہُدا رکھتے ہیں

بادشاہوں سے بھی تسکین سوا رکھتے ہیں
جو گدا دولتِ تسلیم و رضا رکھتے ہیں

دل میں ہے حُبِّ پیمبر کا قرینہ لوگو
اُس کو ہم اِس لئے سینہ سے لگا رکھتے ہیں

دوستو باغِ محمدؐ سے اُڑا کر خوشبو
ہم گزر اپنا یہاں مثلِ صبا رکھتے ہیں

کچھ ہمیں خوف نہیں راہ کی دُشواری کا
ہاتھ میں دینِ محمدؐ کا عصا رکھتے ہیں

بادۂ عشق و محبت سے ہوئے ہیں سرشار
خوفِ آلام، نہ ہم فکرِ بلا رکھتے ہیں

اور تو کچھ بھی نہیں پاس ہمارے لیکن
ایک دل، پیکرِ صد مہر و وفا رکھتے ہیں

کاش مُژدہ یہ سُنا دے کوئی گمراہوں کو
آئیں اس سمت کہ ہم شمعِ ہُدا رکھتے ہیں

اُن سے پوچھو کہ غمِ عشق کا ہے کوئی علاج؟
لوگ کہتے ہیں، وہ ہر دُکھ کی دوا رکھتے ہیں

چشم پُر آب ہے اِک سیلِ رواں کی صُورت
دِل میں اُلفت کا تِری حشر بپا رکھتے ہیں

ہم دعا دیتے ہیں دُشنام کے بدلے محمودؔ
پھر بھی کچھ لوگ ستم ہم پہ روا رکھتے ہیں

ڈاکٹر محمود احمد [illegible]

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علم و معرفت سے لبریز ارشادات

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

(۲)

(۷)

اِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ
لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ اِلَی
السَّمَاءِ السَّابِعَۃِ
(کنز العمال)

ترجمہ:۔ جب کوئی بندہ محض للہ فروتنی کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو ساتویں آسمان تک رفعت عطا کر دیتا ہے

تشریح:۔ بندگانِ درگاہ عالی اپنے سلوک کی منزلیں طے کرتے ہوئے جن راہوں سے حضرتِ احدیت تک پہنچتے ہیں۔ وہ راہیں عجز و انکسار، فروتنی اور عاجزی، نیستی اور تذلل کی راہیں ہیں جو خاک کے ذرہ ناچیز سے شروع ہو کر ساتویں آسمان تک جا پہنچتی ہیں۔ جیسا کہ اس حدیث نبوی میں اشارہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ خاکساری کا بھید نہ کیا ہے؟ اس کا جواب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے عرض کرتا ہوں حضور ارشاد فرماتے ہیں:۔

لَا یَکْمُلُ اِیْمَانُ الْمَرْءِ
حَتّٰی یَکُوْنَ النَّاسُ عِنْدَہٗ
کَالْاَبَاعِرِ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی
نَفْسِہٖ فَیَرَاھَا اَصْغَرَ
صَاغِرًا

(عوارف المعارف ج ۱ ص ۱۲۰)

یعنی کوئی شخص اس وقت تک خدا تعالیٰ کے حضور، کامل مومن قرار نہیں پا سکتا۔ جب تک کہ اس کے نزدیک دنیا کے تمام لوگ اس کی نگاہ میں مینگنی کی طرح نہ ہو جائیں۔ اور جب وہ اپنے نفس کی طرف نگاہ ڈالے تو اسے اونٹ کی مینگنی سے بھی زیادہ حقیر اور ذلیل نہ سمجھے چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا واقعہ ہے۔ کہ آپ نے ایک روز کسی پرندے کو درخت پر دیکھا تو اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا بخدا میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی تیری طرح ہوتا۔ تیرے پر نہ کوئی حساب ہے نہ عذاب۔ پھر فرمایا اے کاش میں سڑک کے کنارے کا درخت ہوتا۔ کوئی اونٹ میرے پتے اپنے منہ میں رکھ کر چبا لیتا۔ پھر میں مینگنی کی صورت میں باہر نکل آتا مگر انسان نہ ہوتا (خلفائے راشدین ص ۳ از عبدالشکور لکھنوی)

درا صل جذبہ انکسار و تواضع کی یہی لطیف روح تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود مقدس میں بھی جلوہ گر ہوئی۔ اور آپ کے نوک قلم پر آکر اس مصرعہ میں ڈھل گئی کہ

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

مگر فرمان نبوی کے مطابق جس طرح حضرت شیخین علیہما السلام تواضع کا لبادہ اوڑھنے کے بعد ساتویں آسمان تک پہنچے۔ یعنی تختِ خلافت پر متمکن ہوئے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عاجزانہ راہیں جب خدائے ذوالعرش کو پسند آگئیں تو آپ کو خلعتِ "قرب وجوار" عطا ہوئی۔ اور مسیحیت و مہدویت کا آسمانی تاج پہنایا گیا۔

مصطفےٰ پر تیرا بےحد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

(۸)

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا
عَشْرًا (احمد۔ کنوز الحقائق)

ترجمہ:۔ جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔

تشریح:۔ اگر اس کائنات کو ایک دائرے سے تشبیہ دی جائے۔ تو اس کا نقطۂ مرکزیہ ہمارے ہادی، ہمارے مولا، نبی امی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جو قوسِ الوہیت اور قوسِ عبودیت کے عین وسط میں جاہ و جلال کے تخت پر رونق افروز ہیں اور مظہر اتم الوہیت ہونے کی حیثیت میں خدائی حکومت کے وزیر اعظم اور ہر نوع کی نعمتیں، دولتیں اور برکتیں تقسیم کرنے والے فرمانروا ہیں۔

مگر ان سب آسمانی خزانوں کی تقسیم کا دروازہ درود شریف کے طفیل کھلتا ہے۔ جس کے پڑھنے کا حکم خدائے ذوالعرش نے سورۂ احزاب رکوع ۷ میں دیا ہے۔ اور آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیثوں میں اس کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ درود شریف کی نسبت علاوہ اس حدیث کے جو میں نے ابھی پڑھی ہے۔ اور مسند احمد بن حنبل اور کنوز الحقائق میں درج ہے۔ اور بہت سی حدیثیں بھی اس بارے میں ملتی ہیں۔ حتی کہ فردوس دیلمی میں یہاں تک لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر دو سو مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے۔ اس کے دو سو برس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ صحیح ابن حبان میں حضور کا یہ ارشاد بھی موجود ہے۔

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْفَتْرَۃِ
لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یُبَشَّرَ بِالْجَنَّۃِ

یعنی جو شخص اپنی کمزوری اور سستی کے ایام میں درود شریف کا التزام کرتا ہے۔ وہ مرنے سے قبل جنت کی خوشخبری ضرور پالیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے کشفی اور الہامی تجربات و مشاہدات کی بناء پر درود شریف کے ایسے ایسے برکات و فضائل بیان فرمائے ہیں کہ انسانی روح وجد کر اٹھتی ہے۔ اور زبان پر بے اختیار درود شریف جاری ہو جاتا ہے۔ اور قلب و دماغ عشق محمدی سے معطر ہو جاتے ہیں۔ حضرت اقدس نے بتایا ہے کہ یہ بابرکت دعا ہر قسم کی مشکلات اور ہموم و غموم کا شافی علاج، انوار و برکات کے نزول کا ذریعہ، اور رضائے الٰہی اور زیارت نبوی اور قبولیت دعا کا بہترین وسیلہ ہے بشرطیکہ اسے اچھی طرح سوچ سمجھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسے محسن اعظم کے احسانات کو یاد کر کے نہایت ذوق۔ اخلاص۔ تضرع اور حضور تام سے پڑھا جائے۔ اور مقصود محض یہ ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کے برکات ظاہر ہوں۔ اور آپ کی شان و شوکت اور جلال و عظمت دونوں جہانوں میں قائم ہو۔ اس سلسلہ میں حضور علیہ السلام نے درود شریف کے انوار و برکات کے نزول کا نہایت ایمان افروز نقشہ بھی کھینچا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں۔ اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور پھر وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ ..... درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے۔ جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کو لازم ہے وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں برکت ہو۔"

(الحکم جلد ۷ ص ۸)

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانٖ

(۹)

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ
الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ یَّدِہٖ
وَلِسَانِہٖ (مسلم شریف)

ترجمہ:۔ مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔

تشریح۔ اسلام دنیا میں محبت و اخوت کا جو پاکیزہ دلکش اور خدا نما معاشرہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس کا بنیادی نقشہ اور چارٹر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے اس حدیث میں بیان کیا ہے۔ حضور علیہ السلام نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر مسلمانان عالم کو آخری وصیت یہ فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی جان اس کے مال اور اس کی عزت و ناموس کو خاص تقدس بخشا ہے۔ اور ان میں سے کسی ایک پر حملہ کرنا ذوالحجہ جیسے مقدس مہینہ اور مکہ جیسی مقدس سرزمین کی بے حرمتی کرنے کے مترادف ہے (مسلم شریف کتاب السیر باب تحریم الظلم) ایک دردانگیز حدیث بھی آتی ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک بار مجلس میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے صحابہ سے پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ نے نہایت ادب سے عرض کی۔ یا رسول اللہ ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ روپیہ ہو نہ سامان مگر حضور نے ارشاد فرمایا میری امت میں مفلس و قلاش اور غریب و نادار وہ شخص ہے۔ جو قیامت کے دن نماز روزہ اور زکوٰۃ کی نیکیاں لے کر خدا کے دربار میں حاضر ہوگا۔ لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر تہمت لگائی ہوگی۔ کسی کے مال میں ناجائز تصرف کیا ہوگا۔ کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ اس صورت میں احکم الحاکمین کی عدالت سے یہ فیصلہ صادر ہوگا۔ کہ اس کی تمام نیکیاں ان لوگوں میں تقسیم کر دی جائیں جن کو اس شخص نے اپنی زبان یا ہاتھ سے تختہ مشق بنایا ہے۔ لیکن اگر اس شخص کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی

زمیندار احباب لازمی چندہ جات کی فوری ادائیگی فرما کر ممنون فرماویں (ناظر بیت المال مد)

اور ابھی اس کے ذمہ دوسروں کا حساب کتاب باقی ہوگا تو ان مظلوموں کے سب گناہ اس بدقسمت انسان کے نامہ اعمال میں لکھ دیئے جائیں گے۔ اور اسے جہنم کے شعلوں کی نذر کر دیا جائے گا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت میں خاص طور پر یہ عہد لیا ہے کہ

"تمام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے"۔

(۱۰)

مَنْ بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً
فَلَمْ یَغْلِبْ خَیْرُہٗ شَرَّہٗ
فَلْیَتَجَھَّزْ اِلَی النَّارِ

(فتح الربانی از حضرت سید عبد القادر جیلانی)

ترجمہ: جس شخص کی عمر چالیس برس تک پہنچ گئی اس کے باوجود اس کا خیر اس کے شر پر غالب نہ آسکا تو اسے چاہیئے کہ دوزخ کے لئے تیار ہو جائے۔

تشریح: موجودہ زمانے کے روسی یا امریکی سائنسدان چاند تک تو پرواز کر سکتے ہیں اور کر رہے ہیں مگر کوئی ایسی ایجاد نہیں کر سکتے جس سے کسی کی عمر رفتہ کو آواز دی جا سکے۔ اور اس کی زندگی کے گزرے ہوئے لمحات پھر پلٹ آئیں۔

احمدی نوجوانوں سے باادب عرض ہے کہ عہد شباب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو میسر ہے۔ جوانی خدا کی عظیم ترین نعمت ہے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

اور مجلس خدام الاحمدیہ سے وابستگی کے زمانہ میں اس شان سے مسلسل و پیہم اور لگاتار جہاد بالنفس کریں کہ جب آپ مجلس انصار اللہ جیسی بابرکت تنظیم سے منسلک ہوں تو نہ صرف آپ کے خیر کا پلڑا ہر اعتبار سے شر کے پلڑے سے بھاری ہو جائے۔ بلکہ آپ مجسم خیر و برکت اور سراپا نیکی اور بھلائی ہو جائیں۔ جہاں تک قابل صد احترام انصار بزرگوں کا تعلق ہے۔ ان کی خدمت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ہی کے الفاظ میں حضور کا یہ درد ناک پیغام عرض ہے:

"انصار اللہ پر بہت بڑی ذمہ داری ہے وہ اپنی عمر کے آخری حصہ میں سے گزر رہے ہیں۔ اور یہ آخری حصہ وہ ہوتا ہے جب انسان دنیا کو چھوڑ کر اگلے جہان جانے کی فکر میں ہوتا ہے۔ اور جب کوئی انسان اگلے جہان جا رہا ہو تو اس وقت اسے اپنے حساب کی صفائی کا بہت زیادہ خیال ہوتا ہے۔۔۔ نوجوان تو خیال کر سکتے ہیں کہ اگر ہم سے خدمت خلق میں کوتاہی ہوئی تو انصار اللہ ہو کر ہم کو ٹھیک کر لیں گے مگر انصار اللہ کس پر انحصار کر سکتے ہیں انصار اللہ کی عمر کے بعد تو عصر ملک الموت کا زمانہ ہے اور ملک الموت اصلاح کے لئے نہیں آتا بلکہ وہ اس مقام پر کھڑا کرنے کے لئے آتا ہے جب کوئی انسان سزا یا انعام کا مستحق ہو جاتا ہے"

(الفضل ۱۴ نبوت ۱۳۲۲ ہش / ۱۹۴۳)

عطیہ جات برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

مندرجہ ذیل رقوم از ۱/۶/۶۹ تا ۳۰/۶/۶۹ بطور عطیہ جات برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ موصول ہوئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عطیہ جات دینے والے بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے۔ اور انہیں ہر طرح کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے آمین۔

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

نمبر	نام	رقم (روپے)
۱	کرنل ضیاء الحسن صاحب کھاریاں	۵۰-۰۰
۲	احباب جماعت احمدیہ کوئٹہ	۱۰۲-۰۰
۳	محمد صادق صاحب سکرٹری مال دھرم پورہ لاہور	۶۰-۰۰
۴	عبد الکریم صاحب سیکرٹری مال جماعت ڈیرہ غازیخان	۵-۰۰
۵	چوہدری کریم بخش صاحب بنوں شہر	۱۰-۰۰
۶	غلام رسول صاحب سکرٹری مال ملتان شہر	۵-۰۰
۷	عبد الستار صاحب سیکرٹری مال رحمان پورہ لاہور	۵-۰۰
۸	چوہدری شریف احمد صاحب کراچی	۱۰-۰۰
۹	ذکیہ خاتون صاحبہ "	۱۶-۰۰
۱۰	عبد المالک خان صاحب محاسب حلقہ اسلامیہ پارک لاہور	۱۱-۰۰
۱۱	لجنہ اماء اللہ کراچی	۱۱-۰۰
۱۲	غلام محمد صاحب پرویز سکرٹری مال جماعت احمدیہ گنج لاہور	۲۷-۴۷
۱۳	قمر احمد صاحب قریشی سکرٹری مال ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۰-۰۰
۱۴	بشیر احمد صاحب صراف ڈسکہ	۸-۰۰
۱۵	رشید احمد صاحب ارشد سول لائن لاہور	۵-۰۰
۱۶	عبد الحی بٹ صاحب	۵-۰۰
۱۷	حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ ربوہ	۶-۰۰
۱۸	مسز ڈاکٹر محمد طارق صاحب راولپنڈی	۵-۰۰
۱۹	عبد المالک صاحب راولپنڈی	۶-۰۰
۲۰	چوہدری منور احمد صاحب "	۵-۰۰
۲۱	بشیر الدین احمد صاحب "	۵-۰۰

کیڈٹ کالج حیدرآباد میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۱۱ر جولائی بروز جمعہ ۸ بجے رات تا ۱۱ بجے رات کیڈٹ کالج پیٹارو کی مارکیٹ کے میدان میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب۔ قائد خدام الاحمدیہ نے ادا فرمائے۔ یہ مبارک تقریب تلاوت قرآن کریم سے شروع کی گئی جو مکرم حافظ مبارک احمد صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ نے فرمائی مکرم احمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے بعد مکرم حافظ مبارک احمد صاحب اور خاکسار عبد الغفار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مکرم بشیر احمد صاحب گوندل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھی۔ بالآخر مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند ترین مقام اور اعلیٰ و ارفع شان پر روشنی ڈالی اور حضور کی سوانح حیات کی روشنی میں حضور کے اخلاق فاضلہ اور صفات حسنہ کو تفصیل سے بیان فرمایا۔ بالآخر دعا پر یہ مبارک اور کامیاب جلسہ برخاست ہوا۔

جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا تھا۔ کیڈٹ کالج کے پرنسپل صاحب نیز پروفیسر صاحبان اور طلبہ کثیر تعداد میں جلسہ میں شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ علاقہ کے معززین نے کافی تعداد میں شمولیت فرمائی اور نہایت سکون توجہ اور دلچسپی سے تقاریر کو سنا۔ جلسہ کے انتظامات مکرم محمد عیسےٰ خان صاحب جنرل مرچنٹ پیٹارو نے کئے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ (خاکسار عبد الغفار سیکرٹری اصلاح و ارشاد حیدرآباد)

درخواست دعا

خاکسار کے لڑکے عزیزم چوہدری محمد ارشد صاحب واقف زندگی ایم۔ ایس سی سیرالیون مغربی افریقہ میں اپنے مفوضہ فرائض ادا کرنے کے بعد ۱۷/۷/۶۹ کو بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔

محمد رمضان دار العلوم غربی ربوہ

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اڑھائی ہزار روپے عطیہ پیش کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ نے پانچ سو روپیہ اپنی طرف سے اور ایک صد روپیہ کا وعدہ اپنے بچوں کی طرف سے پیش فرمایا تھا۔ یہ کل رقم مبلغ تین ہزار ایک سو روپیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی طرف سے وصول ہو چکی ہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب موصوف اور ان کے خاندان پر اپنے دینی و دنیوی انعامات و برکات بیش از پیش نازل فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

سیکرٹری تحریک جدید مستعد ہو جائیں

اب جبکہ تحریک جدید کے اعلان پر آٹھ ماہ گزر چکے ہیں۔ سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ وصولی پر اپنی پوری توجہ مرکوز فرمائیں۔ سال رواں کے ختم ہونے میں تین چار ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اب بہت مستعدی سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ مناسب ہوگا کہ ہر جماعت میں پہلے تحریک جدید کا جلسہ منعقد کیا جائے۔ تاکہ ہر فرد جماعت احساس ذمہ داری سے مالا مال ہو جائے۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ جہلم نے ابتدا کر دی ہے۔ دیگر جماعتیں بھی اس پر عمل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

چاند کا تاریخی سفر اور خلائی گاڑی

کم و بیش دس برس پہلے ایک امریکی طالب علم نے چاند پر نزول کے انسانی عزائم پر طنز کرتے ہوئے کہا ہوا تھا کہ وہاں تک پہنچنے میں اب صرف دو رکاوٹیں باقی رہ گئی ہیں۔ چاند تک پہنچنے کی مشکل اور وہاں سے آنے کی مشکل۔

۲۵ مئی ۱۹۶۱ء کو امریکی کانگریس سے خطاب کرتے ہوئے صدر کینیڈی نے اعلان کیا تھا کہ دس سال کے اختتام سے قبل پہلا امریکی خلاباز چاند پر اتر جائے گا اس اعلان کی نویں سالگرہ سے ٹھیک ایک ہفتہ پہلے تین امریکی خلاباز سٹیفرڈ سرنن اور ینگ اپالو ۱۰ میں چاند کے سفر پر روانہ ہوئے اور صرف نو میل دور سے چاند میں جھانک کر آٹھ دن تک خلا میں قیام کے بعد پیر ۲۶ مئی کو بخیر و عافیت زمین پر اترے۔

اپالو ۱۰ کی مہم نے ثابت کر دیا کہ چاند پر انسان کے نزول کی راہ میں بظاہر ایسی کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہی۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق اپالو ۱۱ تین امریکی خلابازوں کو لے کر چاند کے سفر پر روانہ ہو چکا ہے۔

اپالو ۱۰ کی مہم کا اصل مقصد چاند پر نزول کے سوا ان تمام کارروائیوں کی آزمائش کرنا تھا۔ جنہیں اپالو ۱۱ کے خلاباز چاند پر اترنے اور وہاں سے واپس آنے کے لئے عمل میں لائیں گے۔

مہم کا نقطہ عروج اس وقت آیا جب اپالو ۱۰ کے دو خلاباز سٹیفرڈ اور سرنن نے چاند کے مدار میں اس کی سطح سے ۷۰ میل کے فاصلہ تک پہنچنے کے بعد اپنی قمری گاڑی کو بڑے اپالو جہاز سے الگ کیا اور چار ٹانگوں والی اس مکڑی کی شکل کی گاڑی کو چاند کی سمت اتارنا شروع کیا تا آنکہ ان کے اور چاند کے درمیان صرف نو میل کا فاصلہ باقی رہ گیا۔ یہ اپالو ۱۰ کی مہم کا سب سے زیادہ مشکل اور خطرناک حصہ تھا۔ اور اندازہ کی ذرا سی غلطی یا راکٹ میں ادنیٰ سی خرابی سے چاند گاڑی دو نوں خلابازوں سمیت چاند پر گر کر پاش پاش ہو سکتی تھی۔

انتہائی خطرناک مرحلہ وہ تھا۔ جب قمری گاڑی کو واپس اٹھا کر بڑے اپالو سے الحاق کرنا تھا۔ اگر راکٹ میں کسی خرابی کی وجہ سے بڑے اپالو سے قمری گاڑی کا الحاق نہ ہوتا تو اس کے دونوں خلاباز چاند کے مدار میں قید ہو کر رہ جاتے اور آکسیجن کی رسد ختم ہونے کے بعد موت کے گھاٹ اتر جاتے لیکن جہاز کے تمام آلات نے انتہائی صحت سے کام کیا اور دونوں طرف کے سفر میں خط پرواز کی سمت درست کرنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں ہوئی۔

چاند گاڑی

جو گاڑی امریکی خلابازوں کو چاند سے ۹ میل کے فاصلہ پر لے جا کر واپس لے آئی ہے اسے سرکاری طور پر ایل۔ ایم کا نام دیا گیا ہے۔ لیکن امریکی خلائی مرکز کے ارکان اسے عام بول چال میں کشتی یا مکڑی کہتے ہیں۔ یہ حیرت ناک گاڑی کاغذ کے ایک پرزے پر عالم وجود میں آئی تھی اور زبردست بحث مباحثے کے بعد ایک چوبی نمونے میں متشکل ہوئی اب یہ خاکے اور نمونے حقیقت میں منقلب ہو چکے ہیں۔ اس کی ٹانگیں ایلومینیم کی بنی ہوئی ہیں اور کاغذ سے بھی زیادہ پتلی ہیں۔ اس گاڑی سے باہر نکلنے کے لئے جو سیڑھی بنائی گئی ہے وہ اتنی نازک ہے کہ اگر زمین پر اسے استعمال کیا جائے۔ تو ٹوٹ پھوٹ جائے لیکن چاند کی سطح پر جہاں کشش زمین کا چھٹا حصہ ہے وہاں یہ بڑی مضبوط ہو گی

یہ گاڑی زمین کے گرد خلا میں چکر لگانے کے لئے بنائی گئی تھی لیکن بعد ازاں اسے چاند پر اترنے کے لئے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چاند گاڑی کا مجموعی وزن سولہ ٹن ہے جس پر اٹھارہ راکٹ نصب ہیں اور اس میں جتنی تاریں استعمال کی گئی ہیں ان کی لمبائی تیس میل ہے۔ اس میں آٹھ مختلف اقسام کے ریڈیو نظام قائم کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں پندرہ ڈائریل لگے ہیں۔ یہ بھاری بھرکم گاڑی چار ٹانگوں پر کھڑی ہو گی۔ چاند کے گرد چکر میں کامیابی کے بعد اس گاڑی میں کوئی عجیب بات نظر نہیں آتی لیکن آٹھ سال پہلے جب اس کا خاکہ تیار کیا گیا تھا تو کسی بھی شخص کو اس کی کامیابی پر یقین نہ آتا تھا۔ یہاں تک کہ بعض لوگ تو اس گاڑی پر اربوں ڈالر خرچ کرنے کے ارادے کو ہی فضول قرار دیتے تھے۔ یہ موہوم خیال ایک ٹھوس حقیقت میں کیسے منقلب ہوا یہ بڑی دلچسپ کہانی ہے

۱۹۶۱ء میں کسی انسان نے زمین کے گرد خلا میں چکر نہیں لگایا تھا تاہم امریکی سائنسدان اس بات پر غور کر رہے تھے کہ انسان کو چاند پر کیسے اتارا جائے؟ اس سال امریکہ کے چوٹی کے سائنسدان اپنے اپنے تصورات پیش کر رہے تھے۔ اسی دوران میں ایک اکتالیس سالہ انجینئر جان ہاؤبولٹ نے اپنا نظریہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ انسان کو چاند پر اتارنے سے پہلے چاند کے گرد چکر لگانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - -

- - - - - - اس کانفرنس سے ایک ماہ پہلے اسی قسم کی کانفرنس منعقد ہوئی تھی تو مرکری نامی خلائی جہاز کے خالق میکسم فاگٹ نے کہا "تم جھوٹ بولتے ہو تمہارے اعداد و شمار غلط ہیں" راکٹ سازی کے عظیم امریکی ماہر وان براؤن نے کہا "تمہارا نظریہ چل نہیں سکے گا"

بات دراصل یہ تھی کہ وان براؤن اور ان کے ساتھی سائنسدان چاہتے تھے کہ زمین سے بیک وقت دو سیٹرن راکٹ چھوڑے جائیں۔ ایک میں خلاباز سوار ہوں اور دوسرے میں فاضل ایندھن ہو۔ پہلے تو یہ دونوں راکٹ زمین کے گرد چکر لگائیں اور پھر خلاباز فاضل ایندھن والے راکٹ میں بیٹھ کر چاند کے سفر پر روانہ ہو جائیں اس سے ملتا جلتا لیکن ذرا مختلف نظریہ فاگٹ اور ان کے ہمنوا سائنسدانوں نے پیش کیا وہ یہ تھا کہ ایک بہت بڑے راکٹ کے ذریعے انسان کو زمین سے براہ راست چاند پر پہنچا دیا جائے۔

لیکن ان سب کے مقابلے میں ہوبولٹ نے جو نظریہ پیش کیا۔ وہ مختلف تو تھا ہی لیکن اس کی دریافت بھی اتفاقیہ تھی کیونکہ ہوبولٹ کا انسان کو خلائی سفر پر روانہ کرنے کے پروگرام سے دور کا تعلق تھا وہ اس کمیٹی کا صدر تھا جو خلا میں دو خلائی جہازوں کے ملاپ کی تدبیریں سوچ رہی تھی۔ اگست ۱۹۶۰ء میں اس کمیٹی کے اجلاس کے دوران چاند پر انسان کو اتارنے کا مسئلہ زیر بحث آ گیا۔ ہوبولٹ کو یقین تھا کہ چاند پر اترنے کے لئے سیدھا سادہ طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اس کے خیال میں دوسرے اعلیٰ سائنسدانوں نے جو نظریات پیش کئے تھے وہ ایک عرصے تک ناقابل عمل ہوں گے۔ اسی وجہ سے اس نے ہر ممکن العمل طریقے پر غور شروع کیا۔

ہوبولٹ کا کہنا ہے "اچانک میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ اگر چھوٹے سے جہاز کو چاند پر اتارا جا سکے تو پھر اتنے بڑے راکٹ کو چاند پر بھیجنے کی کیا ضرورت ہے؟ میں جوں جوں اس نظریے پر غور کرتا گیا توں توں مجھے اس کی سادگی اور صحت کا یقین ہوتا چلا گیا" کمیٹی کے اجلاس کے فوراً بعد ہوبولٹ نے ایک ردی لفافے پر خاکے بنانا شروع کئے۔ یوں وہ خلائی گاڑی وجود میں آئی جو امریکہ کو چاند تک لے گئی۔

چاند کے سفر کا عزم

مئی ۱۹۶۱ء میں صدر کینیڈی نے اعلان کیا کہ امریکہ ۱۹۷۰ء تک انسان کو چاند پر پہنچا دے گا۔ چوٹی کے سائنسدانوں میں یہ بحث شروع ہو گئی کہ انسان کو چاند پر اتارنے کا بہترین ذریعہ کیا ہو گا۔ اسی دوران میں ہوبولٹ نے اپنا نظریہ پیش کیا لیکن کوئی بھی شخص اسے توجہ سے سننے کو تیار نہ تھا۔

اکتوبر ۱۹۶۱ء میں ہوبولٹ اس قدر دل برداشتہ ہو گیا کہ اس نے خلائی تحقیق کے ادارہ کے معاون ناظم رابرٹ سی مین کو خط لکھا جس میں اپنے تمام نظریات بیان کئے گئے تھے اور یہ لکھا گیا تھا کہ بڑے سائنسدانوں نے اس کا کس طرح مذاق اڑایا ہے۔ اس نے اپنے خط میں دعویٰ کیا تھا کہ اگر اسے اجازت دی جائے۔ تو وہ بڑی تھوڑی مالی امداد سے انسان کو چاند پر اتارنے میں کامیاب ہو جائیگا اس ایک خط نے ہوبولٹ کی مایوسی ختم کر دی۔ خلائی تحقیق کی نظامت نے اس کی تجویز مان لی۔ لیکن لطیفہ یہ ہوا کہ اس دوران میں وہ سائنسدان بھی اس کی افادیت کے قائل ہو چکے تھے۔ جنہوں نے اس کا مذاق اڑایا تھا۔ مثلاً وان براؤن نے کہا۔ "میں نے دوبارہ غور کیا تو معلوم ہوا کہ انسان کو چاند پر اتارنے کی تمام مشکلات حل ہو گئی ہیں۔" اس کے ساتھ ہی ہوبولٹ کو چاند کے سفر کی تیاریاں کرنے والی ٹیم کا مشیر مقرر کر دیا گیا۔

جو ہوبولٹ نے ۱۹۶۲ء میں کام شروع کیا اور ۱۹۶۸ء میں اپالو مہم کی کامیابی نے چاند کے سفر کی راہ ہموار کر دی ہے۔ ۲۰ جولائی کو اپالو گیارہ کے ذریعے انسان کو پہلی مرتبہ چاند پر اتارا جائے گا۔ اس کے بعد انسان کی چاند پر آمد و رفت شروع ہو جائے گی۔

(ماخوذ)

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

مرکز کو ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ بھجوانا ہر قائد مجلس کی نہایت اہم ذمہ داری ہے ماہ احسان (جون) ختم ہو چکا ہے اسلئے رپورٹ خدام و اطفال جلد تیار کروا کر مرکز کو بھجوا دیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال / سیکرٹری صاحبان وصایا اسباب کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۶۴۱

میں عبد الحفیظ ولد ملک کریم بخش صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹-۳-۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے اس وقت -/۲۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت نافذ فرمائی جائے

العبد :- عبد الحفیظ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد :- محمد اشرف ناصر شاہد مربی و صدر جماعت احمدیہ بہاولپور گواہ شد :- واحد بخش وصیت ۵۲۷۴ بہاولپور۔

مسل نمبر ۱۹۶۴۲

میں محمد خورشید ولد علی حسین صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت مارچ ۱۹۶۳ء ساکن بہاولپور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹-۳-۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۱۹ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- محمد خورشید مکان نمبر ۱۸۳۵ بستی شاہدرہ۔

گواہ شد :- محمد اشرف ناصر مربی و صدر جماعت احمدیہ بہاولپور گواہ شد :- واحد بخش وصیت ۵۲۷۴ بہاولپور

مسل نمبر ۱۹۶۴۳

میں قمر الحسن عابد ولد علی حسن صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی ساکن بہاولپور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹-۳-۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۵۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- قمر الحسن عابد

گواہ شد :- رانا مبارک احمد سیکرٹری مال

بہاولپور

....

گواہ شد واحد بخش بہاولپور

مسل نمبر ۱۹۶۴۴

میں نذیر احمد ولد چوہدری الہ بخش صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۷۰ سال بیعت ساکن چک ۲۲۸/۹۔ض ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹-۳-۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زرعی اراضی ۲۹ ایکڑ مالیتی ۵۸۰۰۰/-
۲- دو راس بھینس مالیتی ۱۲۰۰/-
کل جائیداد ۵۹۲۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- نذیر احمد بقلم خود

گواہ شد :- عبد المنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ اوکاڑہ۔

گواہ شد :- حاکم علی ولد میاں غلام محمد صاحب موصی نمبر ۱۱۰۰۴

مسل نمبر ۱۹۶۴۵

میں طاہرہ صدیقہ بنت چوہدری شہاب الدین صاحب قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر انیس سال بیعت احمدی ساکن چک ۳۰/۱۱-L ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹-۳-۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

انگوٹھی طلائی مالیتی = ۱۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- طاہرہ صدیقہ چک ۳۰/۱۱-L ڈاکخانہ خاص۔ ضلع ساہیوال۔

گواہ شد :- چراغ دین موصی ۳۱۳۹

گواہ شد :- شہاب الدین والد موصیہ

مسل نمبر ۱۹۶۴۶

میں زاہدہ خانم زوجہ بشارت الرحمان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹-۲-۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند .... ۲۰۰۰ روپے
۲- زیور طلائی وزن ۱۱ تولے ۹۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ :- زاہدہ خانم بقلم خود

گواہ شد :- ایم اسلم امتیاز نائب سیکرٹری وصایا کراچی۔

گواہ شد :- حمید الدین احمد مسجد احمدیہ ڈرگ روڈ۔ کراچی

درخواست دعا

مکرم مہر محمد وریام صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کھٹہ سندرانہ عرصہ تین چار ماہ سے ٹی۔ بی کے مریض ہیں اور اب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت یاب ہیں۔ لیکن ابھی کمزوری کچھ باقی ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان اور خاندان حضرت مسیح موعود سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اولاد نرینہ عطا فرمائے جو دین و دنیا میں اسلام کا نام روشن کرنیوالی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام مشکلات دور فرمائے۔

خاکسار محمد عاصم کھٹہ سندرانہ حال تربیتی کلاس ایوان محمود ربوہ ضلع جھنگ

صدقات برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

مندرجہ ذیل احباب نے ۶/۶۹ تا ۳۰/۶/۶۹ نادار مریضاں کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ والسلام

(مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

(۲)

۸۱-	مسز منصورہ منصور صاحبہ راجگڑھ لاہور	۵۰ — ۰۰
۸۲-	بیگم کرامت اللہ صاحب کراچی	۲۰ — ۰۰
۸۳-	چوہدری امتیاز احمد صاحب گکھڑ منڈی	۱۰ — ۰۰
۸۴-	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ	۱۰ — ۰۰
۸۵-	سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ جہلم	۲۰ — ۰۰
۸۶-	سی اے دہقان سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ	۱۰ — ۰۰
۸۷-	اہلیہ صاحبہ میجر منظور الحسین صاحب لائل پور	۱۰ — ۰۰
۸۸-	اہلیہ صاحبہ ذوالفقار احمد صاحب سرگودھا چھاؤنی	۵ — ۰۰
۸۹-	مسٹر بشیر الدین صاحب کیڈٹ کالج حسن ابدال	۱۰ — ۰۰
۹۰-	چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی	۵۲ — ۰۰
۹۱-	ملک محمد طاہر صاحب اسٹیشن ماسٹر دارالرحمت وسطی ربوہ	۳۰ — —
۹۲-	عبدالمجید ملک صاحب نوشہرہ ککے زئیاں	۵۰ — ۰۰
۹۳-	ڈاکٹر کے زیڈ منیر صاحب جنجوعہ ریلوے روڈ لاہور	۲۰۰ — ۰۰
۹۴-	ناصر احمد صاحب چوہدری امریکن لائف انشورنش لائلپور	۲۴ — ۰۰
۹۵-	عطیہ مریضاں ٹی بی بذریعہ ضیاء الدین صاحب	۶۹ — ۰۰
۹۶-	فرخندہ اختر صاحبہ حیدرآباد	۹ — ۵۰
۹۷-	بیگم شیخ ارشد علی صاحب سیالکوٹ	۱۰ — ۰۰
۹۸-	محمد یامین صاحب صدیقی راولپنڈی	۱۰ — ۰۰
۹۹-	بیگم میجر جنرل عبدالعلی صاحب جہلم	۴۰ — ۰۰
۱۰۰-	ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ	۵ — ۰۰
۱۰۱-	بیگم میر مشتاق احمد صاحب گلبرگ لاہور	۳۰ — ۰۰
۱۰۲-	مسز سردار بیگم صاحبہ ربوہ	۵ — ۰۰
۱۰۳-	ڈاکٹر صادقہ بیگم صاحبہ ربوہ	۵ — ۰۰
۱۰۴-	حافظ سلیم احمد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ	۵ — ۰۰
۱۰۵-	بیگم چوہدری امین احمد صاحب K.D.A سکیم کراچی	۱۵ — ۰۰
۱۰۶-	بیگم میجر چوہدری غلام احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۰ — ۰۰
۱۰۷-	ملک بشیر احمد خان صاحب نشتر میڈیکو ملتان	۲۰ — ۰۰
۱۰۸-	بریگیڈیر آئی اے شمیم سیالکوٹ چھاؤنی	۳۰ — ۰۰
۱۰۹-	شادی خان صاحب چک ۱۱۲/۹ ایل ضلع ساہیوال	۷۰ — ۰۰
۱۱۰-	الیف افضل صاحب آسٹریلیا	۶۰ — ۰۰
۱۱۱-	مسز بشیر صاحب ربوہ	۱۰ — ۰۰
۱۱۲-	مسز طاہرہ بیگم صاحبہ ربوہ	۵ — ۰۰
۱۱۳-	مسز محمودہ رحیم صاحبہ ربوہ	۵ — ۰۰
۱۱۴-	غلام محمد صاحب شاہدرہ لاہور	۱۰ — ۰۰
۱۱۵-	ملک عبدالرب صاحب ربوہ	۵ — ۰۰
۱۱۶-	مسز زینب حسن صاحب ڈھاکہ	۵۰ — ۰۰
۱۱۷-	عبدالباسط صاحب قائد خدام الاحمدیہ ایبٹ آباد	۲۰ — ۰۰
۱۱۸-	نگہت شیریں صاحبہ و امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۷ — ۰۰
۱۱۹-	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کوہاٹ	۵ — ۰۰
۱۲۰-	سیدہ ثمینہ صاحبہ سیالکوٹ شہر	۳۰ — ۰۰
۱۲۱-	چوہدری محمود احمد صاحب فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ	۱۰ — ۰۰
۱۲۲-	ملک نذیر احمد خاں صاحب ناظم آباد کراچی	۲۰ — ۰۰
۱۲۳-	بیگم محمود نقی صاحب گجرات	۵۰ — ۰۰
۱۲۴-	ناصر احمد صاحب چوہدری گکھڑ منڈی	۵ — ۰۰

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن (کی) سو فیصدی ادائیگی

مندرجہ ذیل مخلصین نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے اپنے موعودہ عطیہ کی سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات سے سرفراز فرمائے۔ آمین

نمبر شمار	اسماء معطیان	رقم موعودہ	
۱	محترم نوابزادہ مسعود احمد خان صاحب دارالصدر غربی ربوہ	۳۰۰ — ۰۰	روپے
۲	مکرم چوہدری عبدالمجید خان صاحب چک ۹۷ ل م (جھنگ)	۱۰۰ — ۰۰	،،
۳	محترمہ ہاجرہ متین صاحبہ بنت میاں عبدالحمید صاحب انبالوی بجانب برادر مرحوم خود مبارک احمد لائل پور	۱۰۰ — ۰۰	،،
۴	،، استانی امۃ الوحید صاحبہ نصرت گرلز ہائی اسکول ربوہ	۵۰ — ۰۰	،،
۵	مکرم ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب دارالصدر غربی ربوہ	۱۰۰ — ۰۰	،،
۶	،، چوہدری عبدالرشید شریف صاحب پی سی ایس۔ دارالرحمت شرقی ربوہ	۲۰۰ — ۰۰	،،
۷	محترمہ بشریٰ شریف صاحبہ ،،	۵ — ۰۰	،،
۸	مکرم مولوی محمد شریف صاحب اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ ،،	۱۰ —	،،
۹	،، چوہدری محمد اقبال صاحب گوجرہ ضلع لائل پور	۱۰۰ — ۰۰	،،
۱۰	،، مرزا غلام مصطفیٰ صاحب ،، ،،	۱۰۰ — ۰۰	،،
۱۱	،، سید کرم شاہ صاحب ،، ،،	۵۰ — ۰۰	،،
۱۲	،، خواجہ عبدالرشید صاحب بٹ ،، ،،	۵۰ — ۰۰	،،
۱۳	،، ماسٹر محمد الدین صاحب ،، ،،	۶۰ — ۰۰	،،
۱۴	،، چوہدری محمد اسحٰق صاحب ،، ،،	۵۰ — ۰۰	،،
۱۵	،، خواجہ خلیل احمد صاحب ،، ،،	۳۰ — ۰۰	،،
۱۶	،، پیر محمد اسماعیل صاحب صدیقی ،، ،،	۳۰ — ۰۰	،،
۱۷	،، ڈاکٹر محمد اشرف صاحب ،، ،،	۳۰ — ۰۰	،،
۱۸	،، میاں غلام محمد صاحب عرف بڈھا مرحوم ،، ،،	۵ — ۰۰	،،
۱۹	محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ ،، ،،	۵ — ۰۰	،،
۲۰	مکرم پیر محمد عبداللہ صاحب ،، ،،	۵۰ — ۰۰	،،
۲۱	محترمہ فضل نور صاحبہ اہلیہ ،، ،،	۵۰ — ۰۰	،،
۲۲	مکرم چوہدری برکت علی صاحب ڈرائیور ،،	۵۰ — ۰۰	،،
۲۳	،، خواجہ محمد الدین صاحب بٹ ،، ،،	۱۰ — ۰۰	،،
۲۴	،، ملک محمد صادق صاحب بڑانوالہ ،،	۹۰۰ — ۰۰	،،
۲۵	محترمہ جمیل اختر صاحبہ اہلیہ ،، ،،	۵۰ — ۰۰	،،
۲۶	بچگان ،، ،، ،،	۵۰ — ۰۰	،،
۲۷	مکرم حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ	۱۰۰ — ۰۰	،،
۲۸	،، صفی الرحمٰن صاحب خورشید ابن ،، ،،	۲۰ — ۰۰	،،
۲۹	،، سلیم اللہ صاحب کارکن خلافت لائبریری ربوہ	۳۶ — ۰۰	،،
۳۰	،، میاں نذیر احمد صاحب دارالذکر لاہور (مع اضافہ)	۹۲۴ — ۰۰	،،

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

درخواست دعا

میں ۱۹ر جولائی کو واپڈا کی طرف سے الیکٹریکل انجینئرز کی ایک ٹیم کو ساتھ لے کر امریکہ اور کینیڈا چھ ماہ کے لئے جا رہا ہوں۔ کام کی نوعیت اور ٹریننگ خاص ذمہ داری کی حامل ہے میری اہلیہ کی طبیعت بھی ناساز رہتی ہے جملہ بزرگان اور احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ کریم مجھے کامیاب کرے اور اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو۔ نیز میرے نسبتی بھائی چوہدری محمد الدین صاحب آف گوجرانوالہ کا لاہور میں اپنڈکس کا اپریشن ہوا ہے اور اس میں کچھ پیچیدگی بھی ہے اس کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (محمود احمد حبیب۔ لاہور)

اگر کسی کو ایمان کامل نصیب ہو جائے تو دُنیا کی تکالیف اُسکی نگاہ میں بے حقیقت ہو جاتی ہیں

ایسے کامل الایمان شخص کو دُنیا کی کوئی طاقت کفر کی طرف واپس نہیں لوٹا سکتی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ طٰہٰ کی آیات قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۭ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وہی جادوگر جو پہلے فرعون سے بھیک مانگ رہے تھے ایمان نصیب ہوتے ہی اتنے دلیر ہو گئے کہ فرعون کے سامنے کھڑے ہو گئے اور اسے کہہ دیا کہ ہم تیری بات سننے کے لئے تیار نہیں ہم تو اسی بات کو مانیں گے جو ہمارے خدا کی طرف سے آئے گی تو اگر کچھ کر سکتا ہے تو یہی کہ دُنیا کی زندگی کو منقطع کر دے سو بے شک کر دے، ہمیں اسکی کوئی پرواہ نہیں ہمیں خوشی ہے کہ خدا نے اپنے فضل سے ہمیں حق کی شناخت کی توفیق عطا فرما دی ہے۔ اب دُنیا کی کوئی طاقت ہمیں کفر کی طرف واپس نہیں لوٹا سکتی۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر ایمان کامل کسی کو نصیب ہو جائے تو پھر دنیا کی مشکلات اور دنیا کی تکالیف اسکی نگاہ میں بالکل بے حقیقت ہو جاتی ہیں۔ احادیث میں ایک واقعہ بیان ہوا ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ ایمان کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ اور جب وہ کسی شخص کو سچے طور پر حاصل ہو جائے تو اسکی نگاہ میں دُنیا کتنی بے حقیقت ہو جاتی ہے۔ اُحد کی جنگ میں ایک واقعہ ایسا پیش آیا جس کے نتیجہ میں لوگوں میں یہ مشہور ہو گیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ تمام مدینہ میں کہرام مچ گیا اور عورتیں اور بچے بلبلاتے اور چیختے ہوئے میدان جنگ کی طرف دوڑ پڑے شہر سے نکلنے والی عورتوں میں ایک ستر سالہ بڑھیا بھی تھی اسکی بینائی اتنی قدر کمزور ہو چکی تھی کہ دور کی چیز کو وہ نہیں دیکھ سکتی تھی اور قریب آجانے پر بھی وہ زیادہ تر دوسرے کو اسکی آواز سے ہی پہچانتی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس وقت میدان جنگ سے بخیریت واپس تشریف لا رہے تھے اور آپ کی خاص طور پر حفاظت کرنے کے لئے ایک انصاری صحابیؓ آپ کے ساتھ ساتھ چلے آرہے تھے اور وہ اس فخر میں آپ کے اونٹ کی نکیل پکڑے ہوئے تھے کہ ہم خدا کے رسولؐ کو میدان جنگ سے زندہ و سلامت لے آئے ہیں۔ ان کے ایک دوسرے بھائی اسی جنگ میں شہید ہو چکے تھے جب مدینہ سے عورتوں اور بچوں کا ایک ریلا روتا اور بلبلاتا ہوا نکل رہا تھا۔ تو اس صحابیؓ نے دیکھا کہ ان کی ستر سالہ بڑھیا ماں بھی بینائی کے ساتھ چلی آرہی ہے اس نابینا بڑھیا کے قدم لڑکھڑا رہے تھے اسے رستہ نظر نہیں آتا تھا۔ اور وہ پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ جب اس صحابیؓ نے اپنی ماں کو دیکھا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میری ماں! یا رسول اللہ! میری ماں! مطلب یہ تھا کہ اس کا جوان بیٹا اس بڑھاپے کی عمر اور کمزوری میں مارا گیا۔ آپ اس کی طرف توجہ فرمائیں تاکہ اس کے دل کو تسکین حاصل ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس بات کو سمجھ گئے۔ وہ بڑھیا قریب آئی۔ تو آپ نے فرمایا۔ میری اونٹنی کو کھڑا کر دو۔ پھر آپ نے اس عورت کو مخاطب کیا اور فرمایا اے خاتون! میں تمہارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے بیٹے کو شہادت کا مرتبہ دیا۔ وہ تمہیں صبر دے اور تمہارے اس غم کو دور کرے۔ نظر کی کمزوری کی وجہ سے وہ عورت حیران ہوئی کہ یہ آواز مجھے کہاں سے آرہی ہے۔ وہ تو یہی سمجھتی تھی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اور آواز بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ دیکھتے دیکھتے اس کی نظر آپ کے چہرہ پر پڑ گئی اور اس نے پہچان لیا کہ آپ ہی ہیں اور آپ ہی اس وقت مجھ سے بول رہے ہیں تو جیسے عورت خفگی میں بولتی ہے بڑی تنک کر کہنے لگی یا رسول اللہ! آپ بھی کیسی باتیں کرتے ہیں۔ یا رسول اللہ! آپ زندہ آگئے میرے بیٹے کا یہاں کیا ذکر ہے سوال تو آپ کی زندگی کا تھا سو الحمدللہ کہ آپ خیریت سے آگئے ہیں"

(تفسیر کبیر سورۃ طٰہٰ صفحہ ۲۳۸، ۲۴۹)

محترمہ امینہ بی بی صاحبہ وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ امینہ بی بی صاحبہ اہلیہ محترم قاضی محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی ایجوکیشنل ایڈوائزر ۱۵؍ماہ وفا ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۵؍جولائی ۱۹۶۹ء ملتان میں بعمر ۷۳ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔

۱۶؍وفا۔ (جولائی) کو مرحومہ کا جنازہ اڑھائی بجے بعد دوپہر ملتان سے ربوہ لایا گیا بعد نماز عصر امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہٗ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔ مرحومہ امرتسر کے معروف و ممتاز خاندان "قاضی فیملی" سے تعلق رکھتی تھیں آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہو، محترم جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی بھاوجہ اور محترم ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب شہید کوئٹہ کی والدہ تھیں محترم کرنل محمود وجاوید ارشد صاحب ملتان کینٹ اور محمود وجاوید اسعد صاحب پرنسپل کراچی آپ کے فرزند ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین اللّٰھم آمین۔

امریکی خلائی جہاز اپالو ۱۱ چاند کے تاریخی سفر پر روانہ ہو گیا،

کیپ کینیڈی میں دس لاکھ سے زائد افراد نے پرواز کا نظارہ کیا

کیپ کینیڈی ۱۶ر جولائی۔ امریکی خلائی جہاز اپالو ۱۱ تین خلابازوں کو لے کر کل چاند کے تاریخی سفر پر روانہ ہو گیا۔ دس لاکھ سے زائد امریکی شہریوں نے جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے کونے کونے سے کیپ کینیڈی پہنچے ہوئے ہیں۔ بے پناہ جوش و خروش اور اشتیاق کے ساتھ دیوپیکر راکٹ کو آگ کے نارنجی شعلوں کے مہیب بادل کے ساتھ آسمان کی طرف بلند ہوتے دیکھا۔ کیپ کینیڈی میں مقامی وقت کے مطابق ۶ بج کر ۳۲ منٹ پر جب ہوسٹن کے حکام نے روانگی کیلئے گنتی ختم کی تو میلوں تک سنی جانے والی خوفناک گرجدار آواز کے ساتھ اپالو ۱۱ فضا میں بلند ہو گیا۔

کیپ کینیڈی میں موجود لاکھوں افراد کے علاوہ پوری امریکی قوم انسان کے صدیوں پرانے خواب اور چاند کی تسخیر کے بارہ سالہ منصوبے کی تکمیل کے اس تاریخی واقعہ کا نظارہ کرنے کے لئے ٹیلیویژن سیٹوں کے سامنے بے تاب اور مضطرب بیٹھی تھی۔ چاند پر قدم رکھنے والے پہلے انسان کا اعزاز حاصل کرنے کا عزم دل میں لئے نیل آرمسٹرانگ اور ان کے ساتھی کمانڈر الڈرن اور مائیکل کولنز اپالو کی پرواز سے پندرہ منٹ قبل لاکھوں ڈالر مالیت کے خلائی سوٹ پہنے ہوئے لانچنگ پیڈ کے نزدیک پہنچے اور انہیں فوراً خلائی جہاز میں سوار کرا دیا گیا۔ خلابازوں کی آمد کے ساتھ روانگی کی تیاریاں شروع ہو گئیں خلائی ادارے کے حکام اور فنی ماہروں نے دھڑکتے ہوئے دلوں کے ساتھ امید و بیم کی کیفیت میں اپالو کی روانگی کے لئے آلات اور مشینوں کے کل پرزے دبانے شروع کئے اور صبح ۹ بج کر ۳۲ منٹ پر یہ خلائی جہاز جس کی تیاری پر ۱۱ ارب ڈالر خرچ ہوئے ہیں چاند کی جانب انسان کے پہلے تاریخی سفر پر روانہ ہو گیا۔ خلائی جہاز ڈھائی گھنٹے کے اندر زمین کے مدار سے نکل کر چاند کی جانب روانہ ہو گیا ابتدا میں خلائی جہاز کی رفتار ۱۷۵۶۷ میل فی گھنٹہ ہو گی۔ لیکن جب دیوپیکر سیٹرن راکٹ کے تینوں حصے اس کیپسول سے الگ ہو جائیں گے جس میں تینوں خلاباز سوار ہیں تو اسکی رفتار ۲۴۵۰۰ میل فی گھنٹہ ہو جائے گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷